Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۲۳ رجب ۱۳۹۷ھ ۱۱ وفا ۱۳۵۶ ہش ۱۱ جولائی ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۵۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے

سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو

"سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظلّ تھے۔ سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں یہی بات سچ ہے افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدّم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں.... قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے۔ اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو تو قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو.... پس اپنی ہمتیں بلند کر لو اور قرآن کی دعوت کو ردّ مت کرو۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۶، ۲۷)

یا الٰہی ترا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے ⁂ جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نور ⁂ ایسا چمکا ہے کہ صد نیّرِ بیضا نکلا

(براہین احمدیہ حصہ سوم)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ر وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق باہر سے آمدہ ۱۰ر ماہِ وفا کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

میرے بھائی عزیزم مغفور احمد صاحب منیب (شاہد) مربی سلسلہ احمدیہ ابن مکرم چوہدری علی احمد صاحب کا نکاح محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے ناظر بیت المال (آمد) نے عزیزہ عقیلہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری منیر احمد صاحب کوٹ احمدیہ ضلع بدین سے ۲۹ر احسان (جون) کو چار ہزار روپیہ حق مہر پر کوٹ احمدیہ میں پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(محمود احمد (قائد ضلع بدین) ٹنڈو محمد خاں)

۱۵ر جون ۱۹۷۷ء کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے برادرِ نسبتی مکرم مقبول حسین صاحب ضیاء مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام ظہور احمد رکھا ہے۔

احبابِ جماعت سے نومولود کی درازئ عمر اور خادمِ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد عبد اللہ خان راجوری کارکن خلافت لائبریری ربوہ)

خاکسار کے لڑکے عزیزم ڈاکٹر کریم اللہ صاحب زیروی ایسوسی ایٹ پروفیسر آف فارماکالوجی امیڈیکل سکول پہلوی یونیورسٹی شیراز۔ ایران ایک ماہ کے لئے امریکہ جا رہے ہیں۔ بیوی بچے پیچھے ایران میں ہی رہیں گے۔ احباب کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں اُن کا اور ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو اور یہ سفر ان کے لئے دینی و دنیوی خیر و برکت کا باعث ہو۔ آمین

(صوفی) خدا بخش عبد زیروی نائب ناظم مال (اطفال) وقفِ جدید ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۱ وفا ۱۳۵۶ ہش
۱۱ رجولائی ۱۹۷۷ء

قبض اور بسط کا خدائی قانون اور اس کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں مسلمانوں کو مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں ساتھ ہی انہیں یہ یاد دلایا ہے کہ اس میں شک نہیں کہ دین کی راہ میں تمہیں جو مال خرچ کرنا پڑے گا اس سے بظاہر تمہارے مالوں میں کمی واقع ہوگی لیکن یہ کمی آگے چل کر مال کو بڑھانے کا موجب بن جائے گی۔ کیونکہ جس خدا نے تمہیں وہ مال دیا تھا جس میں سے تم دین کی راہ میں خرچ کرو گے وہی خدا تمہارے اس فعل سے خوش ہو کر تمہیں پہلے سے بھی زیادہ مال عطا کر دے گا اور اس طرح خرچ کرنے کی وجہ سے تمہارے مالوں میں کمی نہیں آئے گی بلکہ یہ انفاق اسے بڑھانے کا موجب ثابت ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انفاق فی سبیل اللہ کے نتیجہ میں مالوں کو بڑھانے اور ان میں کثرت بخشنے کا وعدہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝"
(البقرہ آیت ۲۴۶)

ترجمہ: کیا کوئی ہے جو اللہ کو (اپنے مال کا) ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر دے تاکہ وہ اسے اس کے لئے بہت بڑھائے۔ اور اللہ (کی یہ بھی سنت ہے کہ وہ بندہ کا مال) لیتا ہے اور (پھر اس مال کو) بڑھاتا ہے اور (آخر) تمہیں اسی کی طرف لوٹایا جائے گا۔

الغرض یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ کے نتیجہ میں گو وقتی طور پر مال کم ہوتا ہے لیکن یہ کمی، کمی کہلانے کی مستحق نہیں ہوتی کیونکہ وہ وقتی کمی خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں مال کو بڑھانے کا موجب ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ سو اس سے یہ نتیجہ بآسانی نکالا جا سکتا ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ کی وجہ سے مال گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی اس سنت سے استدلال کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ایک اور سنت کا ذکر کیا ہے اور ایک نہایت ہی لطیف مثال کے ذریعہ اس سنت کو ذہن نشین کرایا ہے۔ وہ دوسری سنت اللہ تعالیٰ کی یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ مومنوں سے ان کا مال لے کر اسے بڑھاتا ہے اسی طرح وہ بسا اوقات مومنوں پر ابتلاء لا کر اور انہیں آزمائش میں ڈال کر ان کے لئے ترقی کے نئے راستے کھولتا اور انہیں پہلے سے بھی بڑھ کر نئی اور عظیم الشان کامیابیوں سے نوازتا ہے۔ جس وقت مومنوں پر ابتلاؤں اور آزمائشوں کے دور آتے ہیں تو دنیا والے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ابتلاء اور آزمائشیں نعوذ باللہ ان کی کمر توڑ کر رکھ دیں گی اور ان کا بنا بنایا سب کھیل بگڑ کر رہ جائے گا لیکن ہوتا یہ ہے کہ یہی ابتلاء اور آزمائشیں انہیں شاہراہ ترقی پر اور آگے لے جانے کا موجب بن جاتی ہیں اور وہ پیچھے ہٹنے کی بجائے نئی منزلیں طے کرتے ہوئے کہیں سے کہیں جا پہنچتے ہیں۔ ابتلاؤں کی بظاہر ہمت شکن کیفیت اور ان کے نتیجہ میں فی الاصل آگے ہی آگے بڑھنے کی ناقابل تردید حقیقت کو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک نہایت ہی لطیف مثال کے ذریعہ واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ...... یہ الٰہی سنت چلی آتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے لگائے ہوئے درخت ہمیشہ آندھیوں اور طوفانوں کے اندر ہی ترقی کیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی جماعت کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ ان آندھیوں اور طوفانوں کو صبر سے برداشت کرے اور کبھی ہمت نہ ہارے ...... اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ قابض بھی ہے اور باسط بھی ہے جیسے جہاز کبھی اوپر کو جاتا ہے اور کبھی نیچے کو۔ جن لوگوں نے کبھی جہاز کے ذریعہ سمندر کا سفر کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ کبھی تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ جہاز نیچے کو جا رہا ہے اور کبھی یوں محسوس ہوتا ہے کہ جہاز اوپر کو جا رہا ہے حالانکہ جہاز سیدھا آگے کو بڑھ رہا ہوتا ہے۔ سفر کرنے والوں کا احساس یہی ہوتا ہے کہ جہاز کبھی نیچے کو جاتا ہے اور کبھی اوپر کو جاتا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ جہاز آگے کو چلتا ہے نہ کہ اوپر یا نیچے کو۔ جہاز کا اونچے نیچے ہونا اس کا اپنا اوپر اور نیچے ہونا نہیں ہوتا بلکہ سمندر کی لہروں کی بلندی و پستی ہوتی ہے۔ اسی طرح انبیاء کی جماعتیں آندھیوں اور طوفانوں کا مقابلہ کرتی ہوئی آگے کو چل رہی ہوتی ہیں وہ تمام رکاوٹوں سے محفوظ رہ کر آگے بڑھتی جاتی ہیں یہاں تک کہ ان کا جہاز سلامتی کے ساتھ اس منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے جہاں وہ ان تمام وعدوں کو پورا ہوتے دیکھ لیتی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے کئے تھے۔"

(خطبہ عید الفطر ۱۸ اگست ۱۹۴۷ء مطبوعہ الفضل ۲۵ اگست ۱۹۴۷ء)

پس قبض اور بسط کی حالت کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ حقیقی مومنوں پر ابتلاؤں کی شکل میں قبض کی حالت لاتا ہی اس لئے ہے کہ اس کے نتیجہ میں بسط کی حالت جو ترقی کی آئینہ دار ہوتی ہے وارد ہو اور اس طرح مومن آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جائیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابتلاء اور ترقی کے باہمی تعلق کو واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"یہ یاد رکھو کہ ہمیشہ عظیم الشان نعمت ابتلاء سے آتی ہے اور ابتلاء مومن کے لئے شرط ہے جیسے فرمایا اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْۤا اَنْ يَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ یعنی کیا لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ وہ اتنا ہی کہہ دینے پر چھوڑ دیئے جاویں گے کہ ہم ایمان لائے اور وہ آزمائے نہ جاویں۔ ایمان کے امتحان کے لئے مومن کو ایک خطرناک آگ میں پڑنا پڑتا ہے مگر اس کا ایمان اس آگ سے اس کو صحیح سلامت نکال لاتا ہے اور وہ آگ اس پر گلزار ہو جاتی ہے۔ مومن ہو کر ابتلاء سے کبھی بے فکر نہیں ہونا چاہیئے۔ اور ابتلاء پر زیادہ ثبات قدم دکھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور حقیقت میں جو سچا مومن ہے ابتلاء میں اس کے ایمان کی حلاوت اور لذت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کے عجائبات پر اس کا ایمان بڑھتا ہے اور وہ پہلے سے بہت زیادہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتا اور دعاؤں سے فتحیاب اجابت چاہتا ہے۔

یہ افسوس کی بات ہے کہ انسان خواہش تو اعلیٰ مدارج اور مراتب کی کرے اور ان تکالیف سے بچنا چاہے جو ان کے حصول کے لئے ضروری ہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ ابتلاء اور امتحانات ایمان کی شرط ہے اس کے بغیر ایمان، ایمان کامل ہوتا ہی نہیں اور کوئی عظیم الشان نعمت بغیر ابتلاء ملتی ہی نہیں ہے۔ دنیا میں بھی عام قاعدہ یہی ہے کہ دنیوی آسائشوں اور نعمتوں کے حاصل کرنے کے لئے قسم قسم کی مشکلات اور رنج و تعب اٹھانے پڑتے ہیں۔ طرح طرح کے امتحانوں میں سے ہو کر گزرنا پڑتا ہے تب کہیں جا کر کامیابی کی شکل نظر آتی ہے اور پھر بھی وہ محض خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ پھر خدا تعالیٰ جیسی نعمت عظمیٰ جس کی کوئی نظیر ہی نہیں یہ بدوں امتحان کیسے میسر آ سکے۔ پس جو چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو پاوے اسے چاہیئے کہ ہر ایک ابتلاء کے لئے تیار ہو جاوے۔"

(الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۴ء بحوالہ ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۵۲، ۲۵۳)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر
جماعت احمدیہ مانٹریال (کینیڈا) کی قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ مانٹریال کا یہ اجلاس حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر اپنے دلی جذبات غم کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ رضؓ کو اپنی بے شمار رحمتوں سے نوازے۔ آپ کے مقدس وجود کی مطہر روح پر اپنے انوار کی بے حد بارشیں نازل فرمائے اور آپ کو اپنے قرب میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا کرے۔

اس المناک سانحہ پر ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا، خاندان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیگر افراد اور تمام جماعت سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فضل و کرم سے صبر جمیل کی توفیق بخشے اور آپ رضی اللہ عنہا کی ان برکات کے سلسلہ کو جن سے جماعت مستفیض ہوتی تھی آپ کی وفات کے بعد بھی جاری رکھے۔ آمین ثم آمین!

(ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ مانٹریال (کینیڈا))

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقدس کفن کا راز،

سائنسی تحقیق اور اُس کے مضمرات

(مکرم جناب شیخ عبد القادر صاحب لاہور)

"کفنِ مسیح" عہدِ حاضر کا ایک عظیم الشان انکشاف ہے۔ اس موضوع پر مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری نے قلم اٹھایا ہے۔ ان کا مقالہ نہایت جامع، مدلل اور معلومات افزا ہے۔ انہوں نے علماءِ عصرِ حاضر کی تحقیق (سنہ ۱۹۵۶ء تک) کا نچوڑ باحسن وجوہ پیش کر دیا ہے۔ کچھ تحقیق اس کے بعد ہوئی ہے۔ بہرحال کفن کے متعلق دو تین باتیں ایسی ہیں کہ علماءِ مغرب سے اختلاف کی گنجائش ہے۔

(۱)

پہلی بات تو حضرت مسیح علیہ السلام کے قد و قامت سے تعلق رکھتی ہے۔ کفن کے نقوش میں سے عکسی قامت کی پیمائش کوئی آسان کام نہیں۔ روم کے ایک مجسمہ ساز نے پیمائش کی تو قامت پانچ فٹ ½۱۰ انچ نکلی۔ سرجن پیری باربٹ ایم۔ ڈی۔ اپنی کتاب:-

"اے ڈاکٹر آف کلوری"
(A Doctor of Calvary)

میں لکھتے ہیں کہ قد چھ فٹ تھا۔ آخری ویٹی کان کے آثارِ مقدسہ کے لائبریرین اور کفن کے ماہر GILILIO RICCI نے کی ہے۔ یورپ کے اس مستند نے ۱۸ سالہ تحقیق کے نتائج پیش کئے ہیں۔ ان کی پیمائش کے مطابق قد پانچ فٹ چار انچ کے نیچے تھا۔ گویا حضرت مسیح میانہ قد تھے نہ کہ طویل القامت۔ یہ تحقیق ۱۹۶۸ء میں پیش کی گئی۔ رتی نے اپنی پیمائش سے دنیا کو حیران کر دیا۔ سبھی سمجھتے تھے حضرت مسیح طویل القامت ہیں۔ صرف چوتھی صدی میں آبائے کلیسیا میں سے اوریجن (ORIGEN) نے لکھا ہے کہ حضرت مسیح چھوٹے قد کے تھے۔ یا پھر حضرت مسیح کا ایک حلیہ کلیسیا میں ایک مکتوب کی شکل میں چکر لگا رہا تھا۔ یہ مکتوب قرنِ اول کے ایک رومی افسر کی طرف منسوب ہے۔ اس تحریر میں ہے کہ حضرت مسیح میانہ قد تھے اور ان کے بال کانوں کے نیچے گھونگریالے اور کنڈل بناتے ہوئے دراز ہو جاتے تھے۔

یہ دونوں حوالے GLIIGNEB — EAT نے اپنی کتاب Jesus میں دیئے ہیں (صفحات ۱۶۳، ۱۶۴ ملاحظہ ہوں) بہرکیف رتی کی تحقیق بڑی قابلِ قدر ہے۔ رتی جو انکشاف کیا ہے اس کا خلاصہ "نیوز ویک" میں شائع ہو چکا ہے:-

"یسوع کا قد و قامت کیا تھا؟ اس سوال کے جواب میں اٹلی کے ایک عالم نے دعویٰ کیا ہے کہ مقدس تصاویر میں آپ کو طویل القامت ظاہر کیا جاتا ہے یہ درست نہیں ہے (بلکہ کفن میں عکسِ بدن کی پیمائش بتا رہی ہے کہ) قد پانچ فٹ چار انچ کے نیچے تھا اور آپ کا وزن ۱۵۵ پونڈ کے لگ بھگ تھا۔"

(نیوز ویک ۲۹ اپریل ۱۹۶۸ء مضمون "کفن کا راز")

یہ تفصیل میں نے اس لئے پیش کی ہے کہ اس کا تعلق سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے اسراء سے ہے۔ بخاری شریف کتاب الانبیاء ملاحظہ ہو۔ فرمایا:-

"اسراء کی رات میں عیسیٰ سے ملا وہ میانہ قد سرخ رنگ تھے ایسے تر و تازہ جیسے وہ حمام سے نکلے ہوں۔"

دوسری حدیث میں ہے:-

"عیسیٰ سرخ رنگ، گھونگریالے بالوں والے اور چوڑے سینے کے ہیں۔"

(حدیث نمبر ۳۱۹، ۳۱۹۸)

سرجن باربٹ نے اپنی کتاب کے ٹائٹل پر حضرت مسیح کی صلیبی تصویر دی ہے۔ سینہ کشادہ اور بال گھونگریالے ہیں۔ یہ ایک خیالی تصویر ہے جو کفن کی تصویر کے پیشِ نظر بنائی گئی کتاب کے اندر تصویر ملاحظہ ہو۔ یہ حقیقی تصویر ہے جس کے نقوش کفن میں مرتسم ہیں۔ ایک عریض الصدر مقدس انسان کی یہ تصویر ہے۔ سرجن باربٹ کے الفاظ ہیں کہ کفن کی تصویر سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ایک وجیہہ انسان تھے۔

a man, — with a splended physique.

یعنی ایک شاندار بدن والا آدمی۔ (ص ۱۲۶)

کفن کے عکس میں بال الجھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اسراء کے اسرار میں بعض انبیاء کا حلیہ بھی شامل ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں میانہ قد، عریض الصدر، بال گھونگریالے، ایسے تر و تازہ بدن والے جیسے حمام سے غسل فرما کر نکلے ہوں کے الفاظ ہیں۔ صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کی کونسی بات ہے جو آج ہمارے سامنے نہیں ہے۔ الغرض کفن اس نقطہ نظر سے بھی بڑا اہم اور معنی خیز ہے کہ اس میں اسی فرستادہ کا پیکر ہے جسے اسراء میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا۔ حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کی طرح حضرت مسیحؑ کا حلیہ آپؐ نے بیان کیا اور یوں ظاہر کر دیا کہ عیسیٰؑ بھی انبیاء کے ساتھ عالمِ ارواح میں ہیں۔

(۲)

دوسرا امر فیصلہ طلب یہ ہے کہ صلیب دیتے وقت پاؤں میں میخیں گاڑی گئی تھیں یا نہیں؟

- انجیل یوحنا میں پاؤں میں میخیں لگانے کا ذکر نہیں ہے۔
- مصر کے آثار سے نکلنے والی انجیل "پطرس" میں صرف ہاتھوں میں میخیں لگانے کا ذکر ہے۔
- بعض آبائے کلیسیا کا بھی یہی خیال ہے کہ پاؤں میں میخیں نہیں لگائی گئیں۔ چرچ میں دو میخیں رکھی ہوئی نہیں، جو لوگوں کو دکھائی جاتیں۔
- فریمیسن فرقہ کی تحویل میں جو واقعاتِ صلیب پر مبنی صحیفہ ہے اس میں بھی یہی ہے کہ ہاتھوں پر میخیں لگا دی گئیں اور پاؤں رسی سے باندھ دیئے گئے۔

بات در اصل یہ ہے کہ پیلاطوس اور یوسف آرمیتیا اس فرستادہ کو بچانا چاہتے تھے۔ جو ممکنہ رعایتیں وہ تجویز کر سکتے تھے ان میں یہ رعایت بھی غالباً شامل تھی کہ پاؤں میں میخیں نہ لگائی جائیں۔

مقدس کفن پر تحقیق کرنے والے علماء نے یہ بتایا ہے کہ کوڑے لگاتے وقت یہ احتیاط کی گئی کہ نازک جگہوں مثلاً دل وغیرہ کے مقام پر کوئی کوڑا نہ لگے بلکہ ایسی جگہ ضرب پڑے کہ کم از کم نقصان ہو کیونکہ پیلاطوس آپ کو بچانا چاہتا تھا۔

کفن پر تحقیق کرنے والے علماء یہ کہتے ہیں کہ پاؤں چھیدے گئے۔ ایک کے اوپر دوسرا پاؤں رکھ کر ایک لمبی میخ لگائی گئی۔ در اصل یہ علماء "مصلوب مسیح" کی پرانی تصاویر سے متاثر ہیں۔ اگر وہ مکمل غیر جانبداری سے تحقیق کریں تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ پاؤں میں میخ نہیں لگائی گئی۔ علماء کہتے ہیں کہ کفن پر پاؤں کے زخم نے ایک مستطیل شکل کا دھبہ بنایا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح کے قدموں میں خون بہہ بہہ کر جمع ہوتا رہا یہاں تک کہ دائیں پاؤں کا عکس خون کا ایک لوتھڑا نظر آتا ہے۔ اس لوتھڑے میں میخی سوراخ تلاش کرنے کی کوشش کی گئی۔

سب سے پہلے کفن پر ۴۰ سال تک متواتر کام کرنے والے عالم "وگ نان" نے ایک سوئی کے ناکے کے برابر دھبے کو "میخی سوراخ" کا نام دیا۔ سرجن باربٹ ایم۔ ڈی لکھتے ہیں کہ "وگ نان" نے جسے میخی سوراخ قرار دیا میں اسے دیکھنے سے قاصر ہوں۔ باربٹ تسلیم کرتے ہیں کہ خون جمع ہونے کی وجہ سے نقوش یا اتنے مخفی اور کمزور ہیں کہ زیادہ تر نظریات مخفی مفروضہ ہیں۔ سرجن موصوف نے ایک دوسرے نقطے کے متعلق یہ انکشاف کیا کہ یہ میخی سوراخ ہو سکتا ہے لیکن یہ بھی کوئی یقینی بات نہیں ہے بلکہ محض مفروضہ اور واہمہ ہے۔ انجیل یوحنا میں لکھا ہے کہ توما نے یسوع کے متعلق کہا:-

"جب تک میں اس کے ہاتھوں میں میخوں کے چھید نہ دیکھ لوں اور میخوں کی جگہ اپنی انگلی نہ ڈال لوں اور اپنے ہاتھ کو اس کی پسلی میں نہ ڈال لوں ہرگز یقین نہ کروں گا کہ یہی

ایسوع ہے۔"

آگے لکھا ہے کہ جب مسیحؑ توما کو ملے :-

"تو آپ نے توما سے کہا کہ
اپنی انگلی پاس لا کر یہاں داخل
کر اور میرے ہاتھوں کو دیکھ
اور اپنا ہاتھ پاس لا کر میری پسلی
میں ڈال۔" (یوحنا ۲۰/۲۵-۲۷)

اس حوالے سے صاف ظاہر ہے کہ صلیب کے بعد حضرت مسیحؑ کے پاؤں میں میخ کے نشان نہیں تھے یعنی سوا انجیلوں کا انجیل میں ذکر ہے کہ عیادیا مانع کا پوچھنا حضرت مسیحؑ کے پاؤں میں میخیں نہیں گاڑی گئیں اسلئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ بہت جلد چلنے پھرنے کے قابل ہوگئے۔ دوسرا ثبوت کہ پاؤں میں میخیں نہیں گاڑی گئیں یہ دوسری صدی کی ایک انجیل ہے بالائی نیل کے گاؤں "اخمیم" میں ایک عیسائی درویش کی قبر کھولی گئی۔ اس میں سے ایک انجیل برآمد ہوئی اس کا نام "انجیل پطرس" ہے اس میں صاف لکھا ہے کہ جب حضرت مسیحؑ کو صلیب سے اتارا گیا

THEN THEY DREW
OUT THE NAILS
FROM THE HANDS
OF THE LORD.

اسی وقت ہاتھوں سے میخیں نکالی گئیں۔ پاؤں میں میخیں لگانے یا نکالنے کا کوئی ذکر نہیں۔ اسی طرح بعض آبائے کلیسیا بھی یہ کہتے ہیں کہ پاؤں میں میخیں نہیں لگائی گئیں۔ کفن میں دائیں پاؤں کا نشان بالکل واضح ہے بایاں پاؤں پس منظر میں ہے۔ قدموں پر اور اس کے ارد گرد خون بہہ کر جمع ہوتا رہا اسلئے خون کے نشانات تو واضح ہیں لیکن خون کے نیچے کیا ہے۔ یہ امر مشتبہ ہے اس پر گہری تحقیق کی ضرورت ہے کہ پاؤں میں میخیں لگائی گئی تھیں یا نہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحفہ گولڑویہ کے آخر میں ایک جرمن عالم کا حوالہ پیش کیا ہے۔ وہ بھی کہتا ہے کہ حضرت مسیحؑ کے پاؤں میں میخیں نہیں گاڑی گئیں۔ (صـ۲۲۲)

بارٹ کہتا ہے کہ زبور ۲۲ میں پیشگوئی ہے کہ فرستادہ حق کے ہاتھ اور پاؤں چھیدے جائیں گے اس لئے پاؤں میں میخ لگانا ضروری تھا۔ ایسا ثابت ہوا ہے کہ یہ ترجمہ ہی غلط تھا۔ نیو انگلش بائیبل اور نیو ورلڈ ٹرانسلیشن میں ترجمہ درست کر دیا گیا ہے۔

اب مقام غور ہے کہ :-

- کوڑے اس احتیاط سے لگانا کہ کسی نازک جگہ پر ضرب نہ پڑے۔
- صلیب ایسے وقت دینا کہ عید فسح کا آغاز ہونے والا ہو اور تین گھنٹے ۳ گھنٹے سے زیادہ صلیب پر نہ رکھا جا سکے۔
- پاؤں میں میخیں ٹھونکنے کی بجائے رسی باندھ دینا۔
- قدموں کے نیچے سہارے کے لئے کوئی تختی رکھوانا جیسے کہ صلیب کی اولین تصویر سے ثابت ہے۔
- صلیب پانے والوں کی ہڈیاں توڑنا اور حضرت مسیحؑ کی ہڈیاں نہ توڑنا۔
- حضرت مسیحؑ کے جسم کو یوسف آرمیتیا اور حکیم نقادیمس کے سپرد کر دینا۔

یہ سب تدابیر حضرت مسیح علیہ السلام کو بچانے کے لئے تھیں لہذا کفن پر آئندہ تحقیق کے سلسلہ میں ان باتوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

یہ کفن اٹلی میں تورین کے گرجا گھر میں محفوظ ہے۔ مئی ۱۹۷۸ء میں وہاں ایک عظیم کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں ماہرین کفن فوٹوگرافر اور سائنس دان جمع ہوں گے۔ کفن کو پھیلایا جائے گا اور نہایت ترقی یافتہ کیمروں سے فوٹو لئے جائیں گے۔ امریکہ کے قومی خلائی ادارے ناسا کے سائنسدان یہ کام سرانجام دیں گے۔ اس کانفرنس کے سامنے دوسرا نقطۂ نظر بھی ہونا چاہیئے اس لئے میں نے چند امور کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھا ہے +

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری مرحوم کی یاد میں

(محترم محمد حنیف صاحب مالک میڈیکل ہال/ مینجر ملٹری فارمیز۔ ربوہ)

۲۹ اور ۳۰ مئی کی درمیانی شب قریباً ۱ بجے کے قریب محترم بھائی مولانا ابوالعطاء صاحب کی اندوہناک وفات کی خبر ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بیماری میں پاس کھڑا تھا اور یہ بھی یقین تھا کہ ایسی خبریں ہوا کرتی ہیں نہیں ہوا کرتیں لیکن دل اس خبر کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہ تھا۔

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب میرے پھوپھی زاد بھائی تھے اور میری بڑی ہمشیرہ آپ کی زوجہ اولیٰ تھیں۔ پھر یہ رشتہ اس طرح مستحکم ہوا کہ آپ کی عزیز بہن محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ میرے عقد میں آئیں اور پھر تعلقات کی تجدید کے لئے محترم بھائی صاحب نے اپنے بیٹے عزیز عطاء الرحیم حامد کی شادی میری بیٹی عزیزہ عابدہ سلطانہ سے کی۔

میں ابھی چھوٹی عمر ہی کا تھا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا اور میں محترم بھائی صاحب مرحوم کی سرپرستی میں آگیا اپنی زندگی کے چند سال مجھے آپ کی نگرانی میں اور زیر سایہ گزارنے کا موقع ملا میں نے آپ کو اپنی اولاد کے لئے مشفق باپ، بہائیوں کے لئے جان نثار اور بے لوث خادم اور رشتہ داروں اور عزیزوں کے لئے بہترین مددگار اور مونس و غمخوار پایا۔ آپ کسی کو ذرا تکلیف میں دیکھ کر بے چین ہو جایا کرتے تھے۔ گزشتہ سال ماہ رمضان میں میری اہلیہ محترمہ شدید بیمار ہوگئی تھیں اور اسی دوران کے بازو کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق انہیں لائلپور پہنچانا پڑا۔ مولانا مرحوم باوجود اپنی بے پناہ مصروفیات اور بیماری کے ہمارے ساتھ لائلپور تشریف لے گئے۔ وہاں آپ کی موجودگی کے باعث ہمارے کام میں بہت سہولت پیدا ہوگئی۔

مرحوم کو اپنی زندگی میں بارہا اقتصادی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مگر آپ کے ذاتی اوصاف میں استغنا کا پہلو نمایاں تھا۔ سادہ اور منکسر المزاج تھے لیکن اللہ رسول اور سلسلہ کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے۔ خلیفہ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری کو جزو ایمان سمجھتے تھے۔

جولائی ۱۹۳۱ء میں جب بٹالہ کی ایک انجمن کی طرف سے جماعت احمدیہ کو مناظرہ کا چیلنج دیا گیا اور مناظرہ میں یہ شرط عائد کی کہ مناظرہ یا خود امام جماعت احمدیہ کریں گے یا وہ شخص کرے گا جسے آپ کی طرف سے نیابت کی سند حاصل ہوگی۔ حضور رضی اللہ عنہ نے اس مناظرہ میں مولانا مرحوم کو اپنا نمائندہ مقرر فرمایا اور آپ کو سند نیابت عطا فرماتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:-

"ان کا ساختہ پرداختہ کلی طور پر میری طرف سے سمجھا جائے گا۔"

(ماہنامہ الفرقان دسمبر ۱۹۶۵ء و جنوری ۱۹۶۶ء صـ۲۵)

۲۵ سال کی عمر میں آپ کو اپنے والد مرحوم کے سایہ سے محروم ہونا پڑا۔ اس طرح آپ پر اپنے بیوی بچوں کے علاوہ اپنی بیوہ والدہ اور اپنے یتیم بہن بھائیوں کی کفالت کا بوجھ بھی آپڑا۔ آپ نے ان کا پورا خیال رکھا اور ان کے سلسلہ میں تمام ذمہ داریوں کو پوری طرح نبھایا۔ آپ نے اپنے بہن بھائیوں کو یتیمی کا احساس نہیں ہونے دیا۔

آپ کی ایک نمایاں صفت مہمان نوازی تھی۔ گھر پر دعوتوں کا سلسلہ جاری رہتا جن میں ہمیشہ اسلامی تعلیم کو ملحوظ رکھا جاتا اور وہ ہمیشہ سادہ ہوتیں۔

قادیان میں آپ کو یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کی درخواست پر آپ کے گھر تشریف لا کر آپ کی اور آپ کے اہل خانہ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

ایک اور بات جو آپ کو دوسروں سے نمایاں اور ممتاز کرتی ہے یہ ہے کہ میں نے کبھی آپ کو کسی کی غیبت یا برائی کرتے نہیں سنا۔ اگر کسی کے بارہ میں کوئی بات سنتے تو اس کا برملا اظہار کرتے اور اس کے بعد ایسے ہو جاتے کہ گویا کوئی بات ہوئی ہی نہیں تھی۔

کثرت سے السلام علیکم کہنے کی عادت تھی۔ گھر میں ایک کمرہ سے دوسرے کمرہ میں بھی جاتے تو السلام علیکم کہتے۔

قرآن مجید کا بیشتر حصہ آپ کو زبانی یاد تھا۔ ۱۹۷۵ء میں آپ کی معیت میں ایک شادی پر سیالکوٹ جانا پڑا۔ راستہ میں بے جا گفتگو سے آپ نے احتراز کیا اور سارا وقت آپ تلاوت قرآن کریم میں مصروف رہے۔

ہمارے خاندان کے لئے بھائی صاحب کی وفات ایک عظیم صدمہ ہے۔ ہم ایک دعا کرنے والے وجود سے محروم ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے اور مرحوم کو اپنے قرب خاص میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین ؛

انصار اللہ کے زعماء کرام توجہ فرمائیں

مالی سال کا نصف حصہ گزر چکا ہے۔ کم از کم تدریجی بجٹ کی سو فی صد ادائیگی ۳۰ جون تک ہونی چاہیئے اگر اس میں کوئی کمی باقی ہے تو براہ کرم جلد اس کمی کو پورا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ نیز وصول شدہ رقم جلد مرکز میں بھجوائی جائے۔

جزاکم اللہ۔

قائد مال

مجلس انصار اللہ مرکزیہ
ربوہ

وعدہ کنندگان "سرائے خدمت" کی خدمت میں فوری ادائیگی کی درخواست ہے (خدام الاحمدیہ)

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی بات سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر معہ مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۲۰۷:

میں ناصرہ غلام احمد بیوہ چوہدری غلام احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

زیور طلائی ۱ تولہ مالیتی -/۲۰۰ روپے

نقد حق مہر وصول شدہ -/۲۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: ناصرہ غلام احمد ۵/۱۸ دار الرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد: میاں عطاء الرحمن ولد میاں کرم دین صاحب ۲/۱۸ دار الرحمت وسطی ربوہ گواہ شد: نصیر احمد ابن چوہدری غلام احمد صاحب ۲۹/۱۸ دار الرحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۲۰۸:

میں امۃ الباسط چوہدری بنت چوہدری غلام احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

زیور طلائی ۶ ماشہ مالیتی -/۶۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: امۃ الباسط چوہدری ۵/۱۸ دار الرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد: میاں عطاء الرحمن ۲/۱۸ دار الرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد: نصیر احمد ابن چوہدری غلام احمد صاحب (برادر موصیہ)

مسل نمبر ۲۳۲۰۹:

میں شاہدہ بنت چوہدری غلام احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر ۱۶ سال ۸ ماہ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۰ روپے بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: شاہدہ ۵/۱۸ دار الرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد: میاں عطاء الرحمن ۲/۱۸ دار الرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد: نصیر احمد ۲۹/۱۸ دار الرحمت وسطی۔ (برادر موصیہ)

مسل نمبر ۲۳۲۱۰:

میں فوزیہ بشریٰ بنت چوہدری غلام احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

گھڑی مالیتی -/۲۰۰ روپے

زیور طلائی ۴ ماشہ مالیتی -/۱۵۰ روپے

نقد -/۲۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: فوزیہ بشریٰ ۵/۱۸ دار الرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد: میاں عطاء الرحمن ۲/۱۸ دار الرحمت وسطی۔ گواہ شد: نصیر احمد ۲۹/۱۸ دار الرحمت وسطی (برادر موصیہ)

مسل نمبر ۲۳۲۱۱:

میں شاہ دین پہلوان ولد چوہدری کھیو خان صاحب قوم راجپوت کھٹی پیشہ آنریری تبلیغ عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۴۳ء ساکن عزیز پور ڈگری ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۱/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

مکان خام برقبہ تعدادی ۲ مرلہ مالیتی -/۴۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: شاہ دین۔ عزیز پور ڈگری ڈاکخانہ بڈھا گورایہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: عبد الحق سیکرٹری مال عزیز پور۔ گواہ شد: عبد المغنی زاہد مربی سلسلہ احمدیہ۔

مسل نمبر ۲۳۲۱۲:

میں علی احمد گجر ولد خیرات اللہ صاحب قوم گجر پیشہ بیکار عمر ۲۰ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۶/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

نقد: -/۱۰،۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: علی احمد c/o بشیر احمد صاحب بھنڈر ترگڑی ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد: بشیر احمد ولد غلام محمد صاحب بھنڈر ترگڑی۔ گواہ شد: مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال ترگڑی

مسل نمبر ۲۳۲۱۳:

میں ملک خدا داد ولد ملک سوہا داد صاحب قوم ککے زئی پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

دو پلاٹ ۱۲۲۰ اور ۴۰۰۰ مربع گز واقعہ بھینس کالونی مالیتی -/۳،۰۰،۰۰۰ روپے میرا حصہ ۱/۳ ہے یعنی -/۱۶۶۱۵۴ روپیہ

مشترکہ کاروبار جس میں میرا حصہ بقدر -/۵۰،۰۰۰ روپے ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر اس کے کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت تجارت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: ملک خدا داد خان R/54 بلاک ۲ PECHS کراچی ۲۹۔

گواہ شد: صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی

گواہ شد: نذیر احمد سیکرٹری مال کراچی۔

درخواست دعا

میرے خسر محترم ماسٹر غلام محمد صاحب نصیر ایک عرصہ سے پیشاب کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اب ان کے مثانے کا آپریشن چند دن تک ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے آپریشن کی کامیابی اور کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد یوسف ظفر کارکن خزانہ ربوہ)

خدام ماہ جولائی میں "لیکچر لاہور" اور اگست میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" پڑھیں (مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظن سے بچنا چاہیئے کیونکہ بہت سے گناہ اِسی سے پیدا ہوتے ہیں

خوب یاد رکھو کہ سُوءِ ظن سے تجسس اور تجسس سے غیبت کی عادت شروع ہوتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

"ایمان دارو ظن سے بچنا چاہیئے کیونکہ بہت سے گناہ اِسی سے پیدا ہوتے ہیں اور آنحضرتؐ نے فرمایا ہے اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ ... اِس لئے نصیحت کے طور پر کہتا ہوں کہ اکثر سُوءِ ظنیوں سے بچو اس سے سخن چینی اور عیب جوئی کی عادت بڑھتی ہے اِسی واسطے اللہ کریم فرماتا ہے وَلَا تَجَسَّسُوْا تجسس نہ کرو۔ تجسس کی عادت بدظنی سے پیدا ہوتی ہے۔ جب انسان کسی کی نسبت سُوءِ ظن کی وجہ سے ایک خراب رائے قائم کر لیتا ہے تو پھر کوشش کرتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح اس کے کچھ عیب مل جاویں اور پھر عیب جوئی کی کوشش کرتا اور اسی جستجو میں مستغرق رہتا ہے اور یہ خیال کر کے کہ اس کی نسبت مَیں نے جو یہ خیال ظاہر کیا ہے اگر کوئی پوچھے تو پھر اس کا کیا جواب دوں گا اپنی بدظنی کو پورا کرنے کے لئے تجسس کرتا ہے اور پھر تجسس سے غیبت پیدا ہوتی ہے جیسے فرمایا اللہ کریم نے وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا۔

غرض خوب یاد رکھو کہ سُوءِ ظن سے تجسس اور تجسس سے غیبت کی عادت شروع ہوتی ہے ... فرمایا ایحبّ احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتًا فکرھتموہ ... اب جو غیبت کرتا ہے وہ تو گوشت کے کباب کھاتا ہے اور کباب بھی اپنے مُردہ بھائی کے گوشت کے۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ غیبت کرنے والا حقیقت میں ہی ایسا بد آدمی ہوتا ہے جو اپنے مُردہ بھائی کے کباب کھاتا ہے مگر یہ کباب ہر ایک آدمی نہیں دیکھ سکتا۔ ایک صوفی نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک شخص نے کسی کی غیبت کی تب اس سے قے کرائی گئی تو اس کے اندر سے بوٹیاں نکلیں جن سے بو بھی آتی تھی۔ یاد رکھو کہ یہ کہانیاں نہیں یہ واقعات ہیں جو لوگ بدظنیاں کرتے ہیں جب تک اپنی نسبت بدظنیاں نہیں سن لیتے نہیں مرتے۔ اِس لئے مَیں تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور دردِ دل سے کہتا ہوں کہ غیبتوں کو چھوڑ دو۔ بغض اور کینہ سے اجتناب اور بکلّی پرہیز کرو ... انسان خود بخود اپنے آپ کو پھندوں میں پھنسا لیتا ہے ورنہ بات سہل ہے۔ جو لوگ کہ دوسروں کی نکتہ چینیاں اور غیبتیں کرتے ہیں اللہ کریم ان کو پسند نہیں کرتا ... یاد رکھو اللہ کریم توّاب الرحیم ہے وہ معاف کر دیتا ہے ... ظن کے اگر قریب بھی جانے لگو تو اس سے بچ جاؤ کیونکہ اس سے پھر تجسس پیدا ہوگا۔ اور اگر تجسس تک پہنچ چکے ہو تو پھر بھی رک جاؤ کہ اس سے غیبت تک پہنچ جاؤ گے اور یہ ایک بہت بُری بداخلاقی ہے اور مُردار کھانے کی مانند ہے وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ الرَّحِیْمٌ ... ہم تو انباروں کے انبار ہر روز معرفت کے پیش کرتے ہیں گو فائدہ تو ہوتا ہے مگر ہم چاہتے ہیں کہ بہت فائدہ ہو اور بہتوں کو ہو۔ خدا تعالیٰ توفیق عنایت فرمائے۔ آمین"

(خطباتِ نور جلد اوّل صفحہ ۲۵۶ تا صفحہ ۲۵۹)

تین دعائیں

(۱) ساری دُنیا کے انسانوں کے لئے اِس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھلائی کے سامان پیدا ہوں۔

(۲) اللہ تعالیٰ ہمارے ملک پاکستان کو ہر قسم کے شر اور فساد سے محفوظ رکھے اور اسے مضبوطی اور استحکام بخشے۔

(۳) جماعت کو خدا ہر شر سے محفوظ رکھے اور اس کا کوئی فرد بھی شر اور فساد میں ملوث نہ ہو۔

(الفضل ۴ مئی ۱۹۷۷ء)

درخواستہائے دعا

۱۔ عزیزہ راشدہ بنت مکرم چوہدری غلام محمد صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار جو میرے چھوٹے بھائی عزیزم مجید احمد خاں کی اہلیہ ہیں کئی سال سے بیمار چلی آ رہی ہیں متعدد اپریشن ہو چکے ہیں لیکن تا حال آرام نہیں آیا اب پھر پی۔ اے۔ ایف ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہیں۔ پیشاب میں پیپ کی شکایت ہے۔ احبابِ جماعت سے عزیزہ موصوفہ کی صحتیابی کے لئے دردِ دل سے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار اِن دنوں ملازمت کے لئے متفکر ہے احباب خاکسار کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ریٹائرڈ صوبیدار محمد اشرف خان۔ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

۲۔ برادرم شیخ مبشر احمد صاحب خورشید اسسٹنٹ منیجر ہیوی مکینکل کمپلکس ٹیکسلا کی اہلیہ محترمہ فرحت مبشر صاحبہ کی ٹانگ کی ہڈی پاؤں پھسل کر گڑھے میں گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال راولپنڈی میں ٹانگ پر پلستر کر دیا گیا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری) محمد شریف احمد صدر جماعتِ احمدیہ ٹیکسلا)

۳۔ عزیزم میاں نسیم احمد کا بیٹا پندرہ بیس دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب سے اس کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خواجہ محمد احمد غلہ منڈی جڑانوالہ ضلع لائل پور)

۴۔ میرے والد محترم محمد صادق صاحب اعوان موضع بھرتھانوالہ ضلع سیالکوٹ عرصہ پانچ سال سے ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے باعزت بری کرے۔ آمین

(فہمیدہ اعوان محلہ دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

۵۔ خاکسار کے والد صاحب عرصہ سے علیل ہیں اور آجکل کمزوری بہت زیادہ ہے۔ نیز خاکسار چند گھریلو پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احبابِ کرام سے درخواستِ دعا ہے۔

(الیکٹریشن نعیم احمد طاہر لیاقت آباد۔ کراچی)

دُعائے مغفرت

میرے والد مکرم چوہدری محمد دین صاحب ولد نواب دین (ہرسیاں والے) حال چک ۹۴ ج ب ڈاک خانہ پکا انا ضلع لائلپور ۲ر جولائی بروز ہفتہ ساڑھے چار بجے شام قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم کی عمر ۵۵ سال تھی۔ پیدائشی احمدی تھے۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ بعد نماز عصر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے دعا کرائی۔ مرحوم عرصہ پندرہ سال تک جماعتِ احمدیہ چک ۹۴ ج ب کے پریذیڈنٹ رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ، چار لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑے۔

احبابِ کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اُن کے درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار ڈاکٹر قمر الدین جاوید۔ دار الذکر ۱۱۳۔ بی پیپلز کالونی نمبر ۸۔ لائلپور)

خلیل پولٹری
بریڈنگ فارمز ربوہ (محلہ دار الفضل)
یک روزہ پٹھیاں۔ چوزے۔ تیار مرغیاں۔
یک روزہ برائلرز۔ تیار برائلرز۔ بٹھانے والے انڈے۔
فروزن چکس (FROZEN CHICKS)